روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات - ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۷ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۱۷ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا ہی سے خدا سے تعلق پیدا ہوتا ہے

"ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ رُوحانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے۔ اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دُعا اصل ہے۔ دُعا ہی کے ذریعے ہم خدا سے تعلق جوڑتے ہیں۔ اور اس سے مدد چاہتے ہیں"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گذر جاتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں مثلاً کسی کے دل میں گذرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گذر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہیئے۔ تو پھر یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کیلئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے تو یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ لکھا جاتا ہے۔ پس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔ اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اور کھُلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۴)

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں کہ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں دفتر لجنہ پاکستان میں بھجوائیں۔ اور یہ رپورٹس ۸۔ اکتوبر ۹۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

درخواستِ دعا

○ مکرم عبدالمجیب صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ کو گر جانے کی وجہ سے بائیں بازو کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ مورخہ ۱۲ر دسمبر ۹۱ء کو اپریشن کے نتیجہ میں ایک ہڈی تو جڑ گئی لیکن دوسری ہڈی ٹیڑھی ہو گئی۔ چنانچہ مورخہ ۵ر مئی ۹۲ء کو فضلِ عمر ربوہ میں مکرم مرزا مبشر احمد نے بازو کا دوبارہ اپریشن کر کے بون گرافٹنگ کی۔ ایسی صورت میں بون گرافٹنگ سے عموماً ایک ماہ میں بازو ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ ابھی تک بازو ٹھیک نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹر مرزا مبشر احمد نے تیسرا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ضرورت چوکیدار

○ دفتر خدام الاحمدیہ "ایوان محمود" میں ایک مستعد، مخلص صحت مند۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے چوکیدار کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند افراد اپنی درخواستیں ۲۱ر ستمبر تک مع سفارش صدر صاحب / امیر صاحب جماعت دفتر ہذا میں پہنچا دیں اور بروز سوموار ۲۱ر ستمبر ہی کو رات ۰۰ء۸ بجے انٹرویو کے لئے تشریف لے آویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مَنّ و عَنْ نہیں۔ مَنّ و عَنْ

مالی قربانی سے تقویٰ نصیب ہوتا اور بہت سی بدیوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مالی قربانی کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ نیک کاموں میں جن میں اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ ترقی کے نئے میدان کھلتے ہیں۔ نئے عمل کی راہیں سامنے آتی ہیں تو ان امور پر خرچ کرنا پڑتا ہے اس لئے جماعت کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ جماعت ہی نے پوری کرنی ہوتی ہے۔ تو جب کبھی ایسی ضرورت پیش آئے مالی قربانی سے متعلق تحریک کرنے کا دل میں خیال پیدا ہو جاتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر صرف جماعت کی ضرورت کے پیش نظر مالی قربانی کی تحریک ہوتی تو خدا تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کی عطاء کے ہزار ہا رستے ہیں وہی سب کو دیتا ہے وہ اپنے دین کی ضرورتیں پوری کر سکتا تھا۔ اس فلسفے کو بعض لوگ نہیں سمجھتے اس کی وجہ سے بعض ٹھوکر میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض شبہات میں مبتلا رہتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کا حکم قرآن کریم میں جو بار بار دیا گیا ہے۔ یہ اس ضرورت کے پیش نظر ہے کہ مالی قربانی سے لوگوں کا تزکیہ ہوتا ہے۔ لوگوں کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ (صاحب ایمان) کو مزید تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم میں ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت سی بدیوں سے چھٹکارے کی توفیق ملتی ہے۔ مالی قربانی کی اس ضرورت کو اگر آپ پیش نظر رکھیں تو ہر دور میں ہمیشہ جماعت کا ایک نہ ایک طبقہ ضرور ایسا رہتا ہے جسے مالی قربانی کی شدید ضرورت ہے اور وہ اس ضرورت سے محروم ہے کیونکہ وہ ان باتوں کو سمجھتا نہیں پس اس دن مجھے خیال آیا کہ مرکزی ضرورتیں اس طرح پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ اس پہلو سے اگر مجھے یاد دہانی کا خیال نہ بھی آئے تو اصل قربانی کا جو فلسفہ ہے جو قربانی کی اصل روح ہے اس کے پیش نظر لازماً مجھے بار بار جماعت کو یاد دہانی کروانی چاہیئے اور مالی قربانی کے فلسفے کو بیان کر کے متوجہ کرنا چاہیئے کہ خدا کی زبان میں تم فقیر ہو اگر تم مالی قربانی نہیں کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ پس فقراء کا مطلب یہاں یہ ہے کہ تم محتاج ہو۔ اگر خدا کی خاطر تم اپنے اموال پیش نہیں کرو گے تو تمہیں شدید نقصانات پہنچیں گے اور جہاں تک میرا تجربہ ہے اور وسیع تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے تاریخ کا بھی مطالعہ کیا ہے یہ نقصانات کئی قسم کے ہیں۔

(از خطبہ ۲۸، ستمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۱۷ ۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

دُعا کب اور کس طرح قبول ہوتی ہے

اچھی اور منطقی مثال مل جائے تو بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔ گفتگو کے دوران جس بات کی ایک یا دوسرے کو پوری سمجھ نہیں آتی وہ صرف دلیل کے زاویئے سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر دلیل دیتے ہوئے کوئی مثال بھی دے دی جائے تو مبہم بات واضح ہو جاتی ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے اور پھر یوں لگتا ہے کہ اتنی لمبی گفتگو میں وقت ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات تو آسان سی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے آسان بنایا ہے مثال نے۔

دعا کا مسئلہ آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ بعض اوقات فوراً قبول ہو جاتی ہے اور شدّت سے اس بات کا احساس ہونے لگتا ہے کہ ابھی جو کچھ مانگا گیا تھا مل گیا ہے اور بعض اوقات یوں لگتا ہے۔ کہ ہم مانگے چلے جا رہے ہیں اور دوسری طرف سے کوئی جواب ہی نہیں ملتا۔ اور ہمیں ایک حد تک مایوسی بھی ہونے لگتی ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ خدا ہے اور ہے بھی قدرتوں والا اور دعائیں سننے والا۔ اور ہمیں ایک ضرورت بھی ہے جس کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں اور یہ سب بے نتیجہ رہ رہا ہے۔ واقعی کبھی کبھار یہ اُلجھن ضرور ہوتی ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ مثال تیر بہ ہدف ہے کہ زمین سے آپ پانی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کسی جگہ پر تو چند فٹ زمین کھودنے سے پانی مل سکتا ہے۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ بعض جگہوں پر چار پانچ فٹ کھودنے پر ہی پانی نکل آتا ہے لیکن کسی جگہ پر بیس تیس بلکہ چالیس پچاس فٹ کھودنے پر بھی پانی کا نشان نہیں ملتا۔ یہ نہیں۔ کہ وہاں پانی نہیں ہے۔ اور ہماری کھدائی بیکار جا رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ عین ممکن ہے کہ پچاس فُٹ تک تو پانی نہ نکلے اور اس کے بعد پانچ فُٹ مزید کھودنے پر پانی نکل آئے۔ جو شخص پچاس فُٹ پر مایوس ہو گیا وہ ناکام رہا اور جس نے پانچ فُٹ مزید کھدائی کر لی وہ کامیاب ہو گیا۔ زمین کی ہر جگہ پر پانی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے ہاں سے جواب سب کو ملتا ہے۔ کب اور کس طرح یہ بات قابلِ غور ہے۔ ہم دعا کریں اور کرتے رہیں۔ تو جواب کا وقت ضرور آئے گا۔ وقت تو لگ سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق جواب ضرور دیتا ہے۔ پس دعا کرتے ہوئے تھک ہار کے بیٹھ نہیں جانا چاہیئے۔

تیرا احسان ہے مرے مولا
شہر تُو نے بہت بچائے ہیں
ہے تو سیلاب اِک عذابِ عظیم
رحم کے بھی نشاں دکھائے ہیں

ـــــــ ابوالاقبال

○

آنکھ سے اوجھل جو منظر تھے نظر آنے لگے
خواب بھی بن کے حقیقت دل کو بَرمانے لگے

اَے خوشا! کہ ہے یہی تو صبحِ خنداں کی دلیل
جب دَر و دیوار پر کچھ روشنی چھانے لگے

جب ہمیں عکسِ رُخِ جاناں نظر آنے لگا
ہم محبّت سے خوشی کے پھُول بَرسانے لگے

یہ بیانِ علم و عرفاں اور پاکیزہ فضا
آسماں سے جیسے کوئی نُور برسانے لگے

دُور جا کر بھی نوازا فرحتِ دیدار سے
اپنے دیوانوں پہ کتنا لُطف فرمانے لگے

یہ عَجب ساقی عَجب مَے ہے عَجب مَے خانہ ہے
پینے والے تو سراپا ہوش میں آنے لگے

کاروانِ شوق بے حد سُوئے منزل ہے رواں
اور منزل کے کنارے بھی نظر آنے لگے

حق پرستوں کی طرح اپنی زباں میٹھی رہے
آپ کی باتوں پہ بھی دشمن کو پیار آنے لگے

ملک کا غدّار ہے اور قوم کا دشمن ہے وہ
اَمن کی راہ میں جو "احسن" روڑے اٹکانے لگے

احسن اسمٰعیل

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چُکانا چاہتے ہیں۔ اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں۔ یہ آپ کی احسان شناسی ہوگی۔ اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ صرف دفترِ اوّل کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔

(وکالت مال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں :۔

ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے خط لکھا کہ میں چھ سال سے شادی کی کوشش کر رہا ہوں مگر ناکام ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ میں نے اس کے لئے دعا کی تو مجھے معلوم ہوا کہ قبول ہو گئی۔ میں نے اس شخص کو خط لکھا اس کا جواب آیا کہ جس وقت آپ کا خط آیا اسی وقت یہاں کا ایک رئیس میرے گھر آیا اور کہا کہ میری لڑکی جوان ہے اور میں اس کی شادی تمہارے ساتھ کرنی چاہتا ہوں۔ پس خدا دعاؤں کو ایسے طور سے سنتا ہے کہ ناواقف کو یقین ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہمیں رزق کی ضرورت ہے تو خدا رازق ہے اور اگر ہمیں پردہ پوشی کی ضرورت ہے تو خدا کا نام ستار ہے۔ اور اگر عزت کی ضرورت ہے تو خدا کا نام معز بھی ہے پس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں کہ خدا کے ناموں میں نہ پائی جائے۔ پس تمام اچھی صفتیں خدا میں پائی جاتی ہیں تو ہمیں جو چیز مطلوب ہو خدا کی اسی صفت کا نام لے کر جس کے ماتحت وہ چیز ہو ہمیں دعا مانگنی چاہیئے۔ اب میں چند دعا کے قبول ہونے کے طریق بیان کرتا ہوں۔

(۱)۔ پہلی بات یہ ہے کہ حرام مال کھانے والے کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اس لئے ہمیشہ پاک مال کھانا چاہیئے۔

(۲)۔ دوسری بات یہ ہے کہ دعا کرنے والا توجہ سے دعا کرے۔ اور یقین رکھے کہ خدا افضل اور رحم کرنے والا ہے۔ اگر توجہ سے کرے تو ضرور قبول ہو گی۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح کی دعا مانگنی ہو تو اسی نام سے مانگا کرو۔ مثلاً پرورش میں کچھ نقص ہو تو دعا کرے اے رب مجھے پاک کر اور جب رزق مانگے تو کہے اے رزاق مجھے رزق دے۔ جب تم اس کے ناموں سے دعا مانگو گی تب خدا بہت دعائیں سنے گا۔

(۴)۔ دعا مانگنے والا لوگوں پر خود بھی رحم کرے تو خدا اس کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔ کیونکہ خدا کو غیرت آجاتی ہے کہ جب یہ بندہ دوسرے کی درخواست رد نہیں کرتا تو میں بادشاہ ہو کر کیوں رد کر دوں۔

(الفضل ۶ر مارچ ۱۹۲۲ء)

یہی ایڈریس جو اس وقت پیش کیا گیا ہے لجنہ کی سیکرٹری نے جو میری بیوی ہیں. بہت کوشش کی کہ میں اس کو دیکھ کر اصلاح کر دوں لیکن میں نے کہا میں ایک لفظ کی بھی اس میں کمی بیشی نہ کروں گا۔ میں نے کہا تم سمجھتی ہو اگر تمہارے لکھے ہوئے ایڈریس میں کوئی غلطی ہوئی تو لوگ تمہیں جاہل کہیں گے مگر مرد بھی غلطیاں کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ پھر تمہیں کیا خوف ہے۔ وہ ناراض بھی ہوئیں مگر میں نے ان کے مضمون میں دخل نہ دیا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اس طرح امداد دینا عورتوں میں بزدلی پیدا کرتا ہے عورتیں تبھی کام کر سکتی ہیں جب وہ جرأت اور دلیری سے کام لیں مجھے سب سے بڑی تعلیم جو حضرت (امام جماعت الاول) نے دی وہ یہی تھی کہ جب میں پڑھتے ہوئے کوئی سوال کرتا تو آپ فرماتے میاں آگے چلو اس سوال کے متعلق گھر جا کر خود سوچنا۔ گویا آپ مجھے کوئی سوال نہیں کرنے دیتے تھے۔ حافظ روشن علی صاحب کی عادت تھی کہ سوال کیا کرتے تھے اور انہیں جواب بھی دے دیتے مگر مجھے جواب نہ دیتے۔ اور بعض اوقات تو میرے سوال کرنے پر حافظ صاحب پر ناراض بھی ہوتے کہ تم نے اسے بھی سوال کرنے کی عادت ڈال دی ہے۔ عورتیں کہتی ہیں تم ہمیں تعلیم نہیں دیتے اس لئے ہم علم میں پیچھے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں ہمیں کس نے تعلیم دی خدا تعالیٰ نے علم اکٹھا کر کے مردوں کے پاس نہیں بھیج دیا تھا کہ مردوں نے سارے کا سارا خود لے لیا اور عورتوں کو اس میں سے حصہ نہ دیا۔ مردوں نے خود کوشش کر کے سیکھا انہیں آگیا۔ تم بھی کوشش کرو اور سیکھو۔ دراصل بات تو یہ ہے کہ جس قدر مردوں کو علم سیکھنے میں بیرونی مدد مل سکتی تھی اس سے زیادہ عورتوں کو مل سکتی ہے کیونکہ مرد انہیں سکھانے کے لئے تیار ہیں مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں جرأت سے کام لیں مضمون لکھنے اور تقریر کرنے کی کوشش کریں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ لوگ ان کے مضمون پڑھ کر یا تقریریں سن کر ان کی غلطیوں پر ہنسیں گے۔ مگر ایسے چند ہی لوگ ہوں گے۔ زیادہ وہی ہوں گے جو ان کی جدوجہد کو دیکھ کر محسوس کریں گے کہ وہ قابل عزت ہیں۔ یہ بہترین نصیحت ہے جو میں ممبران لجنہ کو کر سکتا ہوں اس کے علاوہ یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ ممبر بنانے کی کوشش کریں لجنہ نے ابھی تک اس کے متعلق کچھ نہیں کیا۔ یہی ضروری نہیں کہ جو پڑھی لکھی عورتیں ہوں انکو ممبر بنایا جائے بلکہ جو سنجیدگی سے بات کر سکتی اور سمجھ سکتی ہیں خواہ وہ ایک لفظ بھی نہ جانتی ہوں ان کو بھی ممبر بنایا جائے۔ اعلیٰ کام ہمیشہ تعاون سے ہوتے ہیں۔ پس دوسری عورتوں کو بھی لجنہ میں شامل کرنا چاہیئے۔ آج اگر لجنہ کی ممبرات مزید پچاس ساٹھ عورتیں ہوتیں تو ان پر بھی کئی قسم کے نیک اثرات ہوتے۔

(الفضل ۱۵ر مئی ۱۹۳۶ء)

پیغامِ جاکرتہ

گذشتہ اتوار کے روز انڈونیشیا میں ناوابستہ تحریک کی دسویں کلیدی چوٹی کانفرنس پیغام جکارتہ کے ساتھ ختم ہو گئی۔ اس پیغام میں تحریک کے اراکین سے کہا گیا ہے کہ وہ دنیا کا نظام نو بنانے میں بھرپور حصہ لیں۔ اور اس میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیئے کہ اقوام متحدہ کے موجودہ نظام میں ضروری اصلاحات کی جائیں۔ یہ پیغام سات صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۰۸ اراکین کے اس پر دستخط ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے اس تحریک کا آغاز ۱۹۶۱ء میں ہوا تھا۔ اس کے ذریعے عالمی سیاسی فضاء کے بہتر بنانے کے مواقع ملے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں ۱۰۸ ممالک کے نمائندے بیٹھ کر سوچیں اور ہم آہنگی کا اظہار کریں اور نتیجتہً متفق ہو کر ایک پیغام جاری کریں اس سے صاف پتہ چلے گا کہ اس تحریک نے سیاسی فضا کو خاصا بہتر کر دیا ہے۔ اور اب جب کہ سرد جنگ ختم ہو گئی ہے کہا جا سکتا ہے کہ غیر وابستہ تحریک کی یہ بھی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ گفت و شنید اور تعاون کے ذریعے سیاسی معاملات کا حل کرنا اس تحریک کا ہمیشہ ہدف رہا ہے کوشش ہمیشہ یہ کی جاتی رہی ہے کہ تمام ممالک آزادانہ طور پر اپنی رائے پیش کریں اور یہ رائے ہمیشہ مثبت ہونی چاہیئے۔ ایک بات جو اس تحریک میں خاص طور پر قابل ذکر ہے اور یہ ہے کہ اس کے اراکین ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش نہیں کرتے یا کم از کم تحریک کے مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ ایسا ہرگز نہ کیا جائے۔ اس چوٹی کانفرنس کے موقعہ پر یہ بات بھی سامنے آئی کہ دنیا کے بعض ممالک میں آپس کے مناقشات کو دور کرنے کی فوری ضرورت ہے اور ایسے علاقے بھی ہیں جن پر دوسرے ممالک کے لوگ قابض ہیں۔ اور جب تک ان سے یہ جگہیں خالی نہ کروائی جائیں دنیا میں کلی طور پر قیام امن کے امکانات کم رہیں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ایک ایسا عملی گروپ تشکیل دیا جائے جو اقوام متحدہ کی دوبارہ مضبوط تشکیل کے لئے کام کر سکے۔ اگر اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو پس پشت ڈالا جا سکتا ہے جیسا کہ اب بعض ممالک کر رہے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ اپنے اغراض و مقاصد پورے نہیں کر رہا۔ فلسطین کے متعلق بھی قرار دادیں ہیں اور اسی طرح کشمیر کے متعلق بھی اب فوری طور پر جو معاملہ سامنے آیا ہے اس میں بوسنیا کا بھی ذکر لازمی طور پر سامنے آتا ہے وہاں بھی اقوام متحدہ کی کوششیں پوری طرح کارگر نہیں ہو رہیں۔ اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ تجارت کے غیر متوازن ہونے پر پوری طرح غور نہیں کیا جا رہا۔ جب تک تمام ممالک کو ایک ہی رنگ میں آزادی اور انصاف کے ساتھ تجارت کی اجازت نہ ہو۔ یا تجارت کے مواقع میسر نہ آئیں اس وقت تک آپس کے تعلقات زیادہ بہتر نہیں ہو سکتے۔ اس میں گروپس سٹرکچر سے تعاون کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ایک تجارتی فورم ہے جو ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ایک دوسرے کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں جکارتہ کے پیغام میں اس بات کا تقاضا کیا گیا ہے کہ عالمی برادری میں شراکت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کیونکہ جب تک

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر جمیل جالبی

لفظ جناح کی تحقیق

قائداعظم پاکستان کے بانی تھے۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک ایسی بیداری پیدا کی اور اتحاد و یقین محکم کا ایسا صور پھونکا کہ ساری ملت اسلامیہ مختصر سے عرصہ میں ایک ہو کر پاکستان کو وجود میں لانے میں کامیاب ہو گئی۔ قائداعظم نہ صرف بابائے قوم ہیں بلکہ یکجہتی اور مسلم قومیت کی دائمی علامت ہیں۔ ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ایمانداری خلوص نیت، بلندیٔ کردار اور عقل و فراست سے کام لیا جائے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔ قائداعظم کی جدوجہد اور محنت سے زندگی ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ صرف جوش و خروش سے کسی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا جا سکتا

قوم میں جوش و خروش کا طوفان اٹھا کر ایک راہ نما وقتی طور پر اپنا اقتدار تو قائم رکھ سکتا ہے لیکن انہیں منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔

ہم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جن راہنماؤں نے قوم میں صرف جوش خروش پیدا کیا۔ لیکن عقل و شعور سے دور رکھا۔ وہ قوم کی زندگی پر آسمانی بجلی کی طرح گرے۔ ذرا دیر کو چمکے اور پھر قوم کا خرمن جلا کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غائب ہو گئے۔ قوم کے اندر صحیح شعور صرف ایسا راہ نما ہی پیدا کر سکتا ہے جو

- خود سچا ہو۔ ایماندار ہو۔ بلند کردار کا حامل ہو۔
- عقل کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہو
- جوش و جذبہ کو عقل و ہوش کے تابع رکھتا ہو۔
- جس کی منزل ذاتی اقتدار نہیں بلکہ قوم کی فلاح و بہبود ہو۔
- جس کی ایمانداری، خلوص، سچائی پر کوئی انگلی نہ رکھ سکے۔

قائداعظم ہمارے ملک و ملت کے لئے ایک ایسی ہی دولت بیدار اور مثالی شخصیت کی حیثیت رکھتے تھے۔ ہماری نسل اور آنے والی نسلوں کے لئے ان کی ذات انہی صفات کی وجہ سے مینارۂ نور بنی رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قائداعظم کی زندگی کے ہر پہلو کو سامنے لایا جائے اور ان کی فکر اور ان کی مثالی شخصیت کے سارے ممتاز و نمایاں پہلوؤں کو نئی نسل کے مزاج میں پیش کیا جائے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ قائداعظم کی زندگی کے ہر ہر گوشے پر تحقیق کی جائے اور ان کی ہر تحریر اور تقریر کو یکجا کر کے مرتب کیا جائے اور پھر اس مواد کی روشنی میں جدید قومی تقاضوں کو سامنے رکھ کر ان کی سوانح عمری جدید انداز سے لکھی جائے کل کے سوانح نگار کے لئے میں اس مختصر سے مضمون میں لفظ "جناح" کی تاریخ پیش کر رہا ہوں۔ سوال یہ ہے۔

کیا یہ لفظ ہمیشہ سے قائداعظم کے نام کا جزو رہا ہے۔ یا بعد میں جب وہ برصغیر کی سیاست میں پوری طرح سے داخل ہو چکے تھے ان کے نام کا حصہ بنا جسے خود انہوں نے قبول کر کے پسندیدگی کی مہر ثبت کر دی؟

اصلی نام

قائداعظم کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ محمد علی جناح کے والد "جناح پونجا" کھالوں کی تجارت کرتے تھے۔ وہ دبلے پتلے آدمی تھے۔ قائداعظم کا نام محمد علی اور والد کے نام کی مناسبت سے "جنا" ان کے نام کا جزو تھا۔ یعنی "محمد علی جنا"۔ سندھ مدرسہ کراچی اور چرچ مشن ہائی سکول کے ریکارڈ میں ان کا یہی نام ملتا ہے۔ قائداعظم کے والد چونکہ لمبے اور نہایت دبلے پتلے انسان تھے اس لئے "جنا" ان کا نام رکھا گیا یا پڑ گیا۔ جس کے معنی گجراتی زبان میں دبلے پتلے کے ہیں۔ اردو میں بھی ایک لفظ اس سے ملتا جلتا استعمال میں آتا ہے۔ "جھنا"۔ جیسے "جھنا" کپڑا۔ یا "جھنی" ململ۔ یعنی ایسا کپڑا جس کے تار و پود دور دور ہوں۔ گھٹے ہوئے نہ ہوں۔

۱۹۱۵-۱۶ء تک اردو اخباروں میں ان کا نام "محمد علی جنا" یا "محمد علی جینا" ملتا ہے۔ یہی ان کا صحیح اور اصلی نام تھا۔

سید سلیمان ندوی نے قائداعظم کی وفات پر رسالہ "معارف" اعظم گڑھ میں جو مضمون لکھا تھا اس میں بھی ہمیں "قائداعظم محمد علی جینا رحمۃ اللہ" کی سرخی ملتی ہے اس مضمون میں سید سلیمان ندوی مرحوم نے یہ واقعہ بھی لکھا ہے کہ جب ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ میں کانگرس اور مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے مسلمانوں میں ظاہر ہوئے سابق راجہ محمود آباد کی سرگردگی میں اہل لکھنؤ نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا۔ اس وقت یہ نظم موزوں ہوئی ؎

اک زمانہ تھا کہ اسرار دروں مستور تھے!
کوہ شملہ جن دنوں ہم پایۂ سینا رہا
جب کہ دارو ئے دوا ہر درد کی درماں رہی
جب کہ ہر ناداں عطائے بو علی سینا رہا
جب ہمارے چارہ فرما زہر کہتے تھے اسے
جس پہ اب موقوف ساری قوم کا جینا رہا
بادۂ حب وطن کچھ کیف پیدا کر سکے
دور میں یونہی اگر یہ ساغر و مینا رہا
علت دیرینہ سے اصلی قویٰ بیکار ہیں
گوش شنوا ہے نہ ہم میں دیدۂ بینا رہا
پر مریض قوم کے جینے کی ہے کچھ کچھ امید
ڈاکٹر اس کا اگر مسٹر علی جینا رہا

مولانا ندوی کا مضمون

یہ نظم ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ اجلاس کے موقع پر سید سلیمان ندوی مرحوم نے لکھی تھی۔ اس میں قائداعظم کا نام اسی طرح استعمال میں آیا ہے جس طرح وہ اس زمانے میں بولا اور لکھا جاتا تھا۔ یہاں "جینا" موجود ہے۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ جب ۱۹۱۶ء تک لفظ "جنا" "جنا یا جینا" قائداعظم کے نام کا جزو رہا تو آخر کب اور کیسے "جنا" "جناح" بن گیا؟ میری یہ مشکل بھی سید سلیمان ندوی مرحوم نے آسان کی۔ انہوں نے ۷ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی کی وفات حسرت آیات پر مضمون لکھتے ہوئے لکھا۔

شاید لوگوں کے لئے یہ بات اچنبھے کی معلوم ہو گی کہ قائداعظم مرحوم کے نام کا آخری جزو اس وقت تک "جینا" تھا جس کے معنی گجراتی میں ننھے کے ہیں۔ ۱۹۱۶ء میں جب وہ لکھنؤ مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے آئے تو سید جالب مرحوم ایڈیٹر "ہمدم" لکھنؤ کی ذہانت نے اس کو جناح بنا دیا۔ جس کے بعد وہ ایسا مشہور ہوا کہ اس نے اصل کی جگہ حاصل کر لی۔ خود میرا بھی اس زمانے کا ایک شعر ہے ؎

پر مریض قوم کے جینے کی ہے کچھ کچھ امید
ڈاکٹر اس کا اگر مسٹر علی جینا رہا

اس کے بعد اردو انگریزی اخباروں میں جینا یا جنا کی بجائے "جناح" عام طور پر استعمال ہونے لگا اور خود قائداعظم نے اس لفظ کی معنویت کو دیکھ کر اسے قبول کر لیا اور انگریزی میں لفظ "ایچ" کا اضافہ کر لیا۔

جالب دنیا کے ہر چھوٹے بڑے موضوع پر پوری قدرت کے ساتھ اظہار خیال کر سکتے تھے۔ ان کا حافظہ بلا کا اور مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ اردو صحافت کی جدید روش کی طرح انہوں نے ہی ڈالی۔ اسی لئے وہ بابائے صحافت اور امام صحافت کہلائے۔ اس دور کے بڑے بڑے صحافی جیسے حسن ریاض ایڈیٹر "منشور"۔ دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر "ریاست"۔ انیس احمد عباسی ایڈیٹر "حقیقت" سید حبیب ایڈیٹر "سیاست" اور بہت سے دوسرے صحافی ان کے شاگرد ہیں۔

(لاہور ۲۹ اگست ۱۹۹۲ء)

سائنسی دنیا — عبدالستار خان

اسپرین

اسپرین

سائنس دانوں کی جدید طبی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر ڈاکٹری ہدایات کے مطابق اسپرین کی تھوڑی سی مقدار باقاعدگی سے استعمال کی جائے تو دل کی بیماریوں میں کمی ہونے کا امکان ہے اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ اسپرین خون کے خلیوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا ہونے اور پھٹکیاں بننے سے روکتی ہے۔ عمر کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ انسانی جسم کی شریانیں سکڑنے لگتی ہیں اور بند شریانیں اعضاء میں سخت درد اور تکلیف کا موجب بنتی ہیں جیسے دل کی شریانیں بند ہو جانے سے انجائنا کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج اپریشن یا متاثرہ اعضاء کو کاٹ کر کیا جاتا ہے۔

اسپرین سکڑی ہوئی شریانوں کو ان کی اصل حالت میں واپس نہیں لا سکتی۔ اور اس کا استعمال صرف انہی لوگوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے جن کی شریانوں میں بیماری پہلے ہی سے پھیل چکی ہو۔ اس لئے ڈاکٹر اسپرین کے استعمال کا مشورہ تو دیتے ہیں مگر ساتھ ہی خبردار بھی کرتے ہیں کہ اس کا زیادہ استعمال کئی ذیلی خطرات کا موجب بن سکتا ہے۔ مثلاً پیٹ کے کئی قسم کے السر اور اخراج خون وغیرہ

مصنوعی اعضاء

ٹیکنالوجی میں ترقی کے باعث ماہرین اس قابل ہو گئے ہیں کہ اعضاء سے محروم ہو جانے والے افراد کی زندگی کو نسبتاً زیادہ پر لطف بنا سکیں۔ خصوصاً ایسے افراد جن کے بدن سے مصنوعی اعضاء کو روایتی انداز میں نہ جوڑا جا سکتا ہو۔ کیونکہ انسانی دھڑ میں بعض ایسے حصے بھی ہوتے ہیں جہاں مصنوعی اعضاء جوڑنے والا پٹہ کام نہیں دیتا۔

اب اگر خدانخواستہ کسی کا ہاتھ یا پاؤں کٹ جائے تو اس کی جگہ ایسے مصنوعی اعضاء لگائے جاتے ہیں جو قدرتی اعضاء کی طرح حساس ہوتے ہیں اور ان سے قدرتی اعضاء کی طرح کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ یہ تیکنیک پہلے بھی استعمال کی جا چکی ہے لیکن بڑے اعضاء جوڑنے کیلئے پہلی بار استعمال کی جا رہی ہے۔ مثلاً دانتوں کو جبڑے کی ہڈی سے جوڑنے اور سر و چہرے پر عمل جراحی کرنے کی خاطر اور کٹی ہوئی انگلیوں کو ٹھیک کرنے میں یہ طریق اختیار کیا جاتا تھا۔

اس نئی تیکنیک کی خاص بات یہ ہے کہ عام مصنوعی اعضاء کے مقابلہ میں یہ اعضاء زیادہ مستحکم ہوتے ہیں اور مریض کے محسوسات بھی زیادہ بحال ہو جاتے ہیں۔ اس نئی تیکنیک کے تحت لگایا گیا۔ جوڑ مریض کے بدن کا حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن یہ تیکنیک صرف بڑی عمر کے لوگوں پر برتی جائے گی۔ یعنی وہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون ـ سین

وزیر اعلیٰ سندھ کا بیان

اسلام آباد میں نیشنل اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر حسین شاہ نے گذشتہ سوموار کے روز کہا کہ تمام ایسے بااثر لوگ جو جرائم میں ملوث ہیں کو عنقریب متنبہ کر دیا جائے گا (یعنی گرفتار کر لیا جائے گا) انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی فہرست کبھی تیار نہیں کی گئی کہ کن کن لوگوں کو گرفتار کرنا ہے۔ لیکن ہم ہر سیاسی اور غیر سیاسی شخص جو جرائم میں ملوث ہے کے خلاف سندھ میں کارروائی کر رہے ہیں۔

آپ صحافیوں سے بات کر رہے تھے اور اس سلسلے میں بتایا کہ سندھ میں فوجی اپریشن جو مجرموں اور سماج دشمن عناصر کے خلاف جاری ہے خاصی کامیابی سے ہمکنار ہو رہا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس فہرست کے مطابق جو کراچی کے ایک ماہنامے میں شائع ہوئی ہے بااثر لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے تو وزیر اعلیٰ موصوف نے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی فہرست نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو شخص بھی جرائم میں ملوث پایا جائے گا۔ وہ سزا سے کسی طور بچ نہیں سکے گا۔ جب ان سے خاص طور پر یہ پوچھا گیا کہ جب الطاف حسین جو مہاجر قومی تحریک کے چیف ہیں پاکستان واپس آئیں گے تو کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ طریق کار یہ ہے کہ جن لوگوں کے خلاف ایف آئی آر پولیس کے پاس رجسٹر ہو جاتی ہے۔ انہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔ البتہ اس بات سے انہوں نے انکار کیا کہ الطاف حسین کو واپس پاکستان منگوانے کے لئے عالمی پولیس سے کوئی رابطہ کیا گیا ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سید مظفر حسین شاہ نے کہا کہ صدر مملکت کے داماد اور ان کے مشیر صحت کسی کیس میں ملوث نہیں ہیں مگر ان کے خلاف کہیں کوئی الزام لگا کر ثابت نہیں کیا اور ایک عدالتی کمیشن نے وینا حیات کے کیس میں انہیں بری کر دیا تھا۔ جب ایک صحافی نے ان سے کہا کہ آپ تو مسٹر مروت کی صفائی کا مکمل طور پر بیان دے رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ ان کے خلاف کوئی بات ثابت نہیں ہوئی۔ اسی طرح ان کے مشیر صحت کے متعلق بھی ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے ان پر ہاتھ ڈالا جائے۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ صوبے کی عدالت عالیہ نے مروت کو بے گناہ قرار دے دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ بات سراسر غلط ہے کہ سندھ میں جلد ہی فوجی آپریشن ختم کر دیا جائے گا۔ یہ آپریشن اس وقت تک جاری رہے گا جب تک مجرموں کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک نہیں دیا جاتا ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ حالات میں شہری علاقوں میں ضمنی انتخاب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہاں پر تناؤ پایا جاتا ہے۔ یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی کہ ان حالات میں انتخاب کروا لیا جائے۔ حالیہ بارشوں اور سیلاب کے متعلق بات کرتے ہوتے وزیر اعلیٰ سندھ نے بتایا کہ ان کی حکومت لوگوں کو ہر قسم کی امداد پیش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں خود ان علاقوں کا دورہ کر کے ان کی امداد کے انتظامات کر رہا ہوں۔

لبنان میں انتخاب

لبنان میں ۲۰ سال کے بعد ملکی انتخابات ہوئے ہیں۔ عیسائیوں نے عام طور پر ان کا بائی کاٹ کیا ہے اور مسلمانوں نے نہایت زور شور اور جذبہ کے ساتھ ووٹنگ میں حصہ لیا ہے۔ اسرائیل کی پشت پناہی رکھنے والا ایک فوجی گروپ اس بات کی کوشش کرتا رہا کہ کوئی شخص اسرائیل کے سیکورٹی زون جو کہ جنوب میں ہے سے باہر نہ نکلے اور اس طرح انتخابات کو نقصان پہنچائے۔ فوج نے حفاظت کے لئے بڑے سخت انتظام کئے ہوئے تھے۔ ۲۵۰۰ پولیس کی نفری بھی اس کام میں مدد دے رہی تھی۔ وہ گروپ جس کی پشت پناہی ایران کرتا ہے اور جو حزب اللہ کہلاتا ہے۔ انہوں نے مشرقی لبنان میں خوب خوب ووٹ دئے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پارٹی باقی سب پارٹیوں سے زیادہ منظم ہے اور اس لئے اس کا اثر بھی خاصا زیادہ ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی

گذشتہ روز ڈھاکہ یونیورسٹی میں ڈار میٹریز کے کنٹرول کے سلسلہ میں جب طلباء میں آپس میں جھگڑا ہوا اور ایک دوسرے پر بندوقوں کی گولیاں چلائی گئیں تو دو طالب علم ہلاک ہو گئے اس کے بعد حکومت نے پیرا ملٹری ٹروپس کو ہدایت کی کہ وہ ڈھاکہ یونیورسٹی میں باقاعدگی کے ساتھ گشت کریں تاکہ وہاں پر مزید جھگڑے نہ ہوں اور کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جیسا کہ پچھلے دنوں ہو چکے ہیں۔ حکومت نے بنگلہ دیش رائفلز سے کہا کہ وہ یونیورسٹی میں امن و امان کے قیام کا فریضہ سنبھال لے۔ اس سے پہلے تمام کلاسیں بند کر دی گئی تھیں اور اسی طرح امتحانات کا سلسلہ بھی ختم کر دیا گیا تھا۔ پہلے امن کے قیام میں جو مشکل پیش آ رہی تھی۔ وہ یہی بات تھی کہ امتحانات ہو رہے ہیں اور انہیں بند نہیں کیا جا سکتا لیکن مجبوراً انہیں بند کرنا پڑا۔ کیونکہ امتحان تو پھر بھی ہو سکتے ہیں جو جانیں ضائع جاتی ہیں وہ واپس نہیں مل سکتیں۔ پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کے امتحان تھے جو گذشتہ اتوار سے شروع تھے اور جو امتحان ہوئے بھی دو سال کے بعد کیونکہ اس یونیورسٹی میں اکثر طلباء کے آپس میں جھگڑے رہتے ہیں۔ اب حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ وہاں امن قائم ہونا چاہیئے تاکہ دوبارہ امتحانات شروع کئے جا سکیں۔ جب ہم ایسا کر لیں گے پھر ہم ان لوگوں کی پکڑ دھکڑ کریں گے جنہوں نے گولیاں چلائی ہیں۔ یعنی فی الحال مقصد ان کی پکڑ دھکڑ نہیں ہے بلکہ قیام امن ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ امتحانات شروع ہونے چاہئیں۔

حزب اختلاف کی رہنما نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہاں جو تشدد ہوا ہے وہ اس کی ناہموار پالیسی کا نتیجہ ہے چنانچہ اس سلسلے میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عبدالمتین چوہدری جو وزیر داخلہ ہیں انہیں فوری طور پر استعفیٰ پیش کر دینا چاہیئے۔ مزید یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ قتل و غارت کرنے والے لوگ تو حکومت میں موجود ہیں اور جب تک حکومت بدل نہیں دی جاتی اس وقت تک تشدد کی یہ کارروائیاں جاری رہیں گی۔

ایران / پاکستان

قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے پر زور طریق پر کہا ہے کہ مسلم ممالک کی پارلیمانوں کے آپس میں رابطے نہایت ضروری ہیں تاکہ ایک دوسرے کو مکمل طور پر سمجھا جا سکے اور جو سماجی اقتصادی اور سیاسی مسائل ہیں ان کے حل میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔ آپ نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب ایران کے ڈپٹی چیئرمین پارلیمنٹ مسٹر حسن روحانی سے آپ گفتگو کر رہے تھے۔ مسٹر حسن روحانی مسٹر گوہر ایوب خان سے پارلیمنٹ ہاؤس میں ملے۔ مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ اس طریق کار کو اپنانے کے لئے پاکستان مسلم برادر ممالک سے مشورے کر رہا ہے تاکہ ایک باقاعدہ سکیم کے ماتحت اسلام آباد میں تمام سپیکروں کی کانفرنس بلائی جا سکے۔ بعد ازاں اس بات کا بھی امکان ہے کہ وسطی ایشیا کی ریپبلکس کو بھی اس سکیم میں شامل کیا جائے۔ گوہر ایوب نے بتایا کہ اس وقت ۵۱ مسلمان ممالک ہیں جن کے پاس قدرتی وسائل خاصی مقدار میں موجود ہیں اور اسی طرح افرادی قوت اور ذہانت کی بھی فراوانی ہے۔ کمی صرف اس بات کی ہے کہ ان تمام وسائل کو یکجا کر کے ان سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا۔ طرفین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ افغانستان میں قیام امن عمل میں لایا جائے تاکہ افغانیوں کی حالت کو بہتر بنانے کے انتظامات کئے جائیں اور ان کی اقتصادی اور تجارتی حالت بھی سدھر سکے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر گوہر ایوب خان نے ایرانی انتظامیہ کی تعریف کی کہ انہوں نے ایک ایسا خوشکن نظام ایجاد کر لیا ہے جس سے وہاں پر انتخابات شیڈول کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ مسٹر حسن روحانی نے کہا کہ ایران اور پاکستان کے تعلقات بہت قریبی ہیں اور ایرانی پارلیمنٹ اس بات کی تائید کرتی ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر سے بہتر ہوتے چلے جانے چاہئیں۔

چین / اسرائیل

اسی سال کے دوران چین اور اسرائیل کے سفارتی تعلقات قائم ہوئے ہیں اور جب سے یہ تعلقات قائم ہوئے ہیں اب پہلی دفعہ چین کے وزیر خارجہ کیان کچن اسرائیل کا سرکاری دورہ کریں گے۔ یہ دورہ ۱۵ ستمبر کو شروع ہو گا اور ۱۷ ستمبر کو وزیر موصوف کی چین واپسی ہو گی۔ خبر سرکاری نیوز ایجنسی زینیا نے نشر کی ہے کہ وزیر خارجہ اسرائیلی وزیر خارجہ کی دعوت پر اسرائیل جائیں گے۔ چین اور اسرائیل نے گذشتہ جنوری میں اپنے مکمل سفارتی تعلقات قائم کر لئے تھے۔ اور یہ اس وقت کیا گیا تھا جب وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی نے بیجنگ کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں جو سفارتی تعلقات قائم

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

ایک چھوٹی سی بات

اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ بجلی کی لائن میں فیوز کی کیا اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے صحیح فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ دراصل فیوز کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تاروں میں سے زیادہ اونچی کرنٹ نہ گزرے۔ بات یہ ہے کہ ہر تار میں ایک خاص مقدار تک کی کرنٹ گذر سکتی ہے اس کی مقررہ حد سے زیادہ مقدار میں کرنٹ ہو تو تار گرم ہو کر پگھل جاتی ہے جس سے بلڈنگ کو بھی نقصان پہنچ جاتا ہے لہذا اس نقصان سے بچنے کے لئے لائن کے رستہ میں ایک فیوز لگایا جاتا ہے جو کہ چھوٹا سا تار کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ فیوز جس مقدارِ کرنٹ کے لئے لگایا گیا ہو جونہی کرنٹ اس سے زیادہ مقدار میں جاتی ہے فیوز وائر پگھل جاتی ہے اور سرکٹ ٹوٹ جاتا ہے یعنی کرنٹ لائن میں جانی بند ہو جاتی ہے۔ اگر سرکٹ ۱۰ ایمپیئر بجلی کے لئے ہو تو فیوز ۵ ایمپیئر کا ہونا چاہیئے تاکہ اس وقت سے بہت پہلے کہ بوجہ زیادہ مقدار کے بجلی گذرنے سے تار پگھل جائے فیوز "اڑ" جائے۔

مین بورڈ پر تار ۷/۲۹، پاور لائن پر ۳/۲۹ اور عام سرکٹ کے لئے تار ۱/۴۴ استعمال ہوتی ہے۔ فلیکسیبل تار ۲۳/۷۶، ۱۴/۷۶ اور ۱۰/۷۶ میں ملتی ہیں جن میں بالترتیب ۲۳، ۱۴، اور ۱۰ باریک تاریں ہوتی ہیں جنہیں سٹرینڈ (STRAND) کہتے ہیں۔ عام ایکسٹینشن کے لئے ۱۴/۷۶ کافی ہے زیادہ لوڈ ہو تو ۲۳/۷۶ چاہیئے۔ فیوز کے لئے فیوز وائر الگ ملتی ہے لیکن عموماً اسے استعمال نہیں کرتے بلکہ عام سرکٹ کے لئے ۲ سے ۳ سٹرینڈ اور مین فیوز کے لئے ۵ سٹرینڈ مروڑ کر فیوز وائر بنا لی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ سٹرینڈ استعمال کرنا نقصان کا موجب ہوتا ہے کیونکہ جب بھی کسی کی اپنی غلطی سے یا کسی لیکیج کے باعث کسی کو کرنٹ لگتا ہے تو بجلی اس کے جسم میں سے گذر کر زمین میں جاتی ہے اور اس عمل کے نتیجہ میں کرنٹ کی مقدار یکدم زیادہ ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً متعلقہ سرکٹ کا فیوز اڑ جاتا ہے۔ اگر کسی نے فیوز بڑی طاقت کا لگایا ہوا ہو تو بجائے فیوز "اڑنے" کے جسے کرنٹ لگی ہے اس کے "اڑنے" کا امکان ہوگا۔ اور ایسا شدید جھٹکا لگے گا جو مہلک ہو سکتا ہے۔ بس یہ بات گو چھوٹی سی ہے لیکن ہے بہت اہم کہ فیوز ہلکے ہونے چاہئیں اڑتا ہے تو اڑنے دیں اس کا فائدہ ہے اسے موٹا اور بڑا ہرگز نہ کریں۔ جب فیوز اڑ جائے تو سب سے پہلے مین سوئچ بند کرنی چاہیئے پھر چیک کریں کونسا اڑا ہے اور نیا فیوز لگا کر پھر مین سوئچ آن کریں۔ اگر علم ہو اور تجربہ ہو تو یوں بھی کر سکتے ہیں کہ یہ معلوم کر کے کہ کونسے سرکٹ کا فیوز اڑا ہے۔ اس سرکٹ کے تمام پوائنٹس کے سوئچ آف کر دیں اور پھر مین سوئچ آن کریں۔ اگر علم ہو اور تجربہ ہو تو یوں بھی کر سکتے ہیں کہ یہ معلوم کر کے کہ کون سے سرکٹ کا فیوز اڑا ہے۔ اس سرکٹ کے تمام پوائنٹس کے سوئچ آف کر دیں اور پھر مین سوئچ آن کر لیں تاکہ باقی گھر روشن ہو جائے اور اب فیوز تیار کر کے لگا دیں لیکن یاد رہے کہ چلتی لائن میں ہرگز فیوز نہ لگایا جائے۔ فیوز اتارتے اور لگاتے وقت مین سوئچ ضرور آف کریں۔ ورنہ اگر لائن چالو ہے اور فیوز لگاتے ہیں تو اگر کہیں مستقل نقص (FAULT) ہے تو فیوز لگاتے وقت سپارکنگ ہوگی جس سے منہ یا ہاتھ جلنے کا خدشہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ کرنٹ بھی لگ جائے۔ جب فیوز نیا لگانے سے بھی اڑ جائے تو ہرگز زیادہ سٹرینڈ والا فیوز نہ لگائیں ورنہ بجائے سرکٹ متعلقہ کے پورا گھر اڑ جائے گا بلکہ FAULT تلاش کریں۔ بعض فالٹ اس طرح کے ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی سوئچ خراب ہو گیا ہے۔ اس کا سپرنگ ٹوٹ گیا اور ملاپ صحیح نہیں ہو رہا۔ کسی شو کے اندر تاریں جڑ گئی ہیں۔ کوئی ہولڈر شارٹ ہو گیا ہے۔ استری کی تار میز کے ساتھ رگڑ رگڑ کر کٹ گئی ہے اور دونوں تاریں مل رہی ہیں، کوئی بلب فیوز ہے اس کی جلنے والی تار کبھی جڑ جاتی ہے کبھی گر جاتی ہے۔ وغیرہ یا بعض دفعہ ہوسٹلوں میں شرارتی لڑکے بلب اتار کر ہولڈر میں کوئی سکہ رکھ کر بلب لگا دیتے ہیں۔ باری باری پوائنٹس آن کر کے پتہ کیا جا سکتا ہے کس پوائنٹ میں فالٹ ہے

فیوز جس چینی کی چیز میں لگاتے ہیں اسے کٹ کیٹ کہتے ہیں۔ سمجھدار لوگ فالتو (SPARE) کٹ کیٹ فیوز لگا کر رکھتے ہیں تا وقت ضائع کئے بغیر عند الضرورت فوری تبدیل کیا جا سکے۔ مین بورڈ پر ایک ہولڈر بھی لگانا چاہیئے جہاں بلب لگا ہو فیوز لگاتے وقت اسے آن کر کے روشنی میں کام کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر اچھی ٹارچ ہونی چاہیئے۔ صحیح فیوز کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر باہر سے زیادہ وولٹیج میں بجلی آ جائے تو فیوز اڑ جانے سے فریج، ٹی وی وغیرہ کے نقصان سے بچ جائیں گے۔ اگر ٹی وی، فریج، فریزر، مائیکروویو، استری والے بورڈ پر الگ فیوز ہو تو زیادہ بہتر ہے لیکن صحیح ہونا چاہیئے۔ اتنا بڑا نہ ہو کہ اس کی بجائے مین فیوز اڑ جائے۔

یاد رفتگان

مبارک احمد اقبال

محترمہ نور آمنہ صاحبہ

میری امی بہت ہی کم گو تھیں۔ تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ میرے ننھیال کا گھرانہ علمی اور دینی تھا قادیان سے الفضل۔ مصباح۔ تشحیذ آتا تھا۔ امی ان کو پڑھتی رہتی تھیں اس طرح آپ کی دینی معلومات خاصی وسیع تھیں۔ بعض دفعہ ہم دینی معلومات کے سلسلہ میں ان سے پوچھتے تھے۔ اور ان کا جواب عموماً درست ہوتا تھا۔

میری امی کو دادی اماں کی خدمت کی خاص توفیق ملی۔ ربوہ میں وہ ایک پتھر کی ٹھوکر سے گر پڑیں۔ اور ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ جو جڑ نہ سکی۔ اس طرح وہ کئی سال چارپائی پر ہی رہیں اس حال میں بڑی بشاشت سے میری امی نے دادی اماں کا ہر طرح خیال رکھا۔ کئی سالوں کے بعد (یعنی دادی اماں کی وفات کے بعد) جب امی فوت ہوئیں تو بجائے قطعہ نمبر ۱۷ کے وہ قطعہ نمبر ۳ میں اس طرح دفن ہوئیں کہ بہشتی مقبرہ والوں کی سکیم کہ خالی جگہوں سے بھی استفادہ کیا جائے کے مطابق دادی اماں کی قبر کی پائنتی میں کچھ قبروں کے فاصلہ پر میری امی کی قبر بنی۔

آپ دعا گو۔ عبادت گذار۔ مہمان نواز وفا دار بیوی۔ خدمت گذار ہو اور برکتوں والی ماں تھیں۔ آپ نے ہمیں خدمتِ دین کی چاٹ لگائی۔ ہم جب سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے تو بہت خوش ہوتیں۔

یہ محض خدا کا فضل ہے کہ ان کا چوتھا بیٹا قائد مجلس دارالذکر فیصل آباد ہے اور اس سال علم انعامی ان کی مجلس کو ملا ہے۔ دوسرے بیٹے۔ نواسے پوتے اپنے اپنے رنگ میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

امامت اور خاندان بانی سلسلہ کی قدر ان کا احترام ہمیں اپنی ماں سے ورثہ میں ملا۔ خدا تعالیٰ سے بڑا پیار تھا۔ کبھی کوئی مشکل پڑ جاتی تو تنہائی میں ترنم سے پرنم آنکھوں سے یہ پڑھا کرتیں۔

"لوگ اپنے والدین سے مانگتے ہیں ہم اپنے خدا سے مانگیں گے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔"

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

کئے گئے یہ دونوں ممالک کے لئے ذاتی طور پر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ تھوڑے بہت تعلقات کا ہونا بھی عام طور پر مفید ثابت ہوتا ہے لیکن جہاں پورے سفارتی تعلقات قائم ہو جائیں وہاں بہت سی باتیں مل جل کر بھی کی جا سکتی ہیں اور ایک دوسرے سے تعاون بڑھانے کے مواقع ہوتے ہیں۔

تائیوان کیلئے جہاز

امریکہ کے ایک خصوصی نمائندے نے بیجنگ میں چین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تائیوان کو ۱۵۰ فائٹر جہاز کیوں دیئے جا رہے ہیں (ایف ۱۶ جیٹس) لیکن چین کی پارلیمنٹ کے صدر وانگ لی نے کہا کہ جو کچھ انہیں بتایا گیا ہے اس سے وہ مطمئن نہیں ہیں۔ اور تائیوان کو ۱۵۰ ایف ۱۶ جیٹ فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ چین کے ساتھ امریکہ نے جو معاہدہ کیا ہوا ہے اس کی اب خلاف ورزی کی جا رہی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ بعض دوسرے ملکوں کی حکومت بھی خود چلائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی طرح بھی اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ تائیوان کو یہ جہاز فروخت کئے جائیں اور اگر ایسا کیا گیا تو چین کی جو نشست سیکورٹی کونسل میں ہے اس پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔ امریکہ جو اس معاہدے کو جو تائیوان سے کیا جا رہا ہے چین نے اسے غلط اقدام کہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

اعلانِ نکاح:۔ مکرم چوہدری فرید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب فیروز پوری کا نکاح محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ بنت میاں لطیف احمد صاحب مینجر نیشنل بنک ربوہ کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر ۴ ستمبر ۹۲ء کو بعد از عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا: مکرم سید عبد الغفور شاہ فیصل ٹاؤن۔ لاہور کی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کے پتہ میں پتھری ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

○ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید صاحب قریشی سابق وکیل المال پچھلے چھ ماہ سے بہت بیمار چلی آرہی ہیں۔

مکرمہ منیرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد احمد صاحب لاہور پاؤں میں زخم کی وجہ سے علیل ہیں۔ اپریشن کیا گیا ہے شوگر کی تکلیف بھی ہے۔

○ منشی مبشر احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کو ایک ہفتہ پیشتر دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ علاج شروع ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ جمیلہ خانم صاحبہ زوجہ محمد عبد اللہ صاحب نے ۵۵ سال کی عمر میں ۱۹۵۱ء میں چک ۵/۱۲۔ایل ضلع ساہیوال سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کا آخری ایڈریس C/O مکرم مبشر احمد قیصرانی ۱۸۶ آصف سکوائر سہراب گوٹھ کراچی ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو موصیہ کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحۂ ارتحال: مکرم مظفر احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم محمد شکر اللہ جاوید سائیکل ورکس کالج روڈ ربوہ بروز اتوار ۹ اگست ۹۲ء کو رات ساڑھے تین بجے وفات پاگئے ہیں۔ بروز اتوار دس بجے عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ۴ بچیاں اور تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۶۸ میں محمد صدیق ولد مہر دین صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک نمبر ۴۰ گ ب پ۔و چک نمبر ۲۳۲ گ ب ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۸ مرلہ واقع چک نمبر ۴۰ گ ب مالیتی/۴۰۰۰۰ روپے۔ (۲) زرعی زمین برقبہ ۳/۴ ۷ ایکڑ واقع چک نمبر ۴۰ گ ب مالیتی/۴۲۶۰۰۰ روپے۔ اسی وقت مجھے مبلغ/۸۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق ولد مہر دین چک نمبر ۴۰ گ ب پ۔و چک نمبر ۲۳۲ گ ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ

باقی ص ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

تمام ممالک شریک کار نہیں ہوں گے اس وقت تک ساری دنیا میں ترقی متوازن نہیں ہوسکتی۔ فلسطینیوں کے ساتھ ہم آہنگی کا ذکر بھی شامل ہے اور اسی طرح جنوبی افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کا بھی۔ اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے کہ کوئی ملک اپنی رائے یا اپنا فیصلہ دوسرے کسی ملک پر لاگو کرنے کی کوشش نہ کرے اور یہ بھی کہ انسانی حقوق کو ایک ہی معیار کے ساتھ ساری دنیا میں رائج نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی بنیاد ہر ملک کا اپنا اپنا معیار ہے۔ اس پیغام جکارتہ میں یہ عہد بھی کیا گیا ہے کہ ہم دنیا کو جوہری توانائی کے اسلحہ سے پاک کر دینے کی کوشش کریں گے۔ سہارتو صدر انڈونیشیا نے غیر وابستہ تحریک کے لئے سرد جنگ کے خاتمے کے بعد نئے اور اہم کردار کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ امیر شمال کو غریب جنوب کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

لوگ جن میں فطری نشوونما کا عمل ابھی تکمیل کو پہنچ چکا ہو لیکن اس بات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے کہ جو نو عمر افراد پیدائشی طور پر ناکارہ اعضاء کے مالک ہوں انہیں بھی اس نئے طریق عمل سے فائدہ پہنچے لیکن یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ جن لوگوں کو دوسروں کے اعضاء لگائے جاتے ہیں تو ان اعضاء کو جوڑنے کے لئے ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جن کے نتیجہ میں امراض سے مدافعت کا نظام کمزور ہو جاتا ہے۔

ایڈز کانفرنس

عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق تیسری دنیا کے ملکوں میں ایڈز کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس مرض کو دریافت ہوئے دس سال ہو گئے ہیں۔ اور اس وقت دنیا کے مختلف ملکوں میں ایک کروڑ تیس لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ جو دس سال سے بارہ سال کے عرصہ میں ہلاک ہو جائیں گے۔ اس مرض کے باعث ۲۰۰۰ء تک دنیا کو پانچ کھرب ۱۴ ارب ڈالر کا نقصان پہنچے گا۔ یہ نقصان ایڈز کے مریضوں کے علاج اور ان کے کام نہ کرنے سے پیداوار میں کمی کے باعث ہوگا۔ ایڈز سے سب سے زیادہ زمبیا۔ یوگنڈا اور دوسرے افریقی ممالک متاثر ہیں۔

حال ہی میں ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈم میں ایڈز کے متعلق آٹھویں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر سے گیارہ ہزار سائنس دانوں۔ پالیسی بنانے والوں اور ایڈز کے خلاف سرگرم کارکنوں نے شرکت کی۔

اس کانفرنس میں ڈاکٹروں نے بتایا کہ دو درجن سے زائد ایسے کیس سامنے آئے ہیں جن میں ایڈز کے مظاہر تو ہیں لیکن جب ان کا ایچ۔ آئی۔ وی۔ ٹیسٹ کیا گیا تو نتائج منفی آئے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈز کا کوئی نیا وائرس پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہوسکی۔ یہ ایچ آئی۔ وی کی کوئی نئی قسم ہوسکتی ہے یا موجودہ وائرس سے کوئی نیا وائرس ارتقاء پا رہا ہے جسے موجودہ ٹیسٹ پکڑ نہیں رہے۔ یاد رہے کہ ایچ آئی وی کی اب تک دو قسمیں دریافت ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ بالکل مختلف قسم کا ہی وائرس ہو یا کوئی جرثومہ ہو یا پھر یہ ماحولیاتی مظہر ہو۔ ڈاکٹروں نے ایسے مریضوں کو علیحدہ کر کے ان پر مزید تحقیق کا سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ یہ نیا وائرس مریض کے خون کو اس طرح آلودہ کر دیتا ہے کہ پتہ نہیں چلتا۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ وہ جلد ہی پیتھوجین کو علیحدہ کر لیں گے اور خون کے تجزیے کا کوئی نیا طریقہ دریافت کر لیں گے۔

عالمی ایڈز کانفرنس میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایڈز کی متعدی بیماری نے ایک اور ہلاکت خیز بیماری کو کسی حد تک دوبارہ پھیلایا ہے جو تپ دق کی ایک نئی قسم ہے۔ اس تپ دق پر "انٹی بائیوٹیکس" اثر نہیں کرتیں اور یہ اس وقت مزید مہلک ہو جاتی ہے جب یہ ایڈز کے ساتھ کسی مریض میں موجود ہو۔ تپ دق کی یہ قسم ایڈز کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ کانفرنس میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ عورتوں میں ایڈز کی بیماری اتنی تیزی سے پھیل رہی ہے کہ مردوں میں اور اندازہ ہے کہ سنہ ۲۰۰۰ء تک ایڈز سے متاثرہ عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی۔ محققین اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ عورتیں مردوں پر اثر انداز ہونے کی پوزیشن نہیں رکھتیں۔ لہٰذا وہ اپنے خاوندوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر پاتیں اور خود بھی بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایڈز پھیلنے کی وجوہات وہی بیان کی جاتی ہیں جو مغربی معاشرے کا جزو بن چکی ہیں۔ مثلاً منشیات کا استعمال۔ عدم صفائی۔ ہر نوع کی عورتوں سے اختلاط اور دوسری سماجی برائیاں ہیں۔ اس مرض کے نتیجہ میں انسانی جسم میں امراض سے مدافعت کا نظام ختم ہو جاتا ہے جو باعث ہلاکت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۶ ستمبر۔ کل اور آج گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔ گرمی بڑھ رہی ہے۔

○ سیلابی ریلا ملتان اور مظفر گڑھ سے گذرنے کے بعد اب پنجند کی طرف بڑھ گیا ہے۔ ملتان شہر اور چھاؤنی کو بچانے کے لئے شیر شاہ بند دو جگہ سے توڑ دیا گیا۔ بند ٹوٹتے ہی سیلابی پانی کا خوفناک ریلا ۵۲ بستیوں اور متعدد دیہات کی طرف بڑھ گیا۔ جن کو پہلے ہی خالی کروا لیا گیا تھا۔ بند کے اس پانی سے ۵۰ ہزار افراد بے گھر ہو گئے جبکہ بے احتیاطی کرنے والے ۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اگر بند کو توڑ کر پانی کا دباؤ کم نہ کیا جاتا تو دریائے چناب کا پل اور ریلوے لائن کا ٹریک بھی بہہ جاتا۔

○ سیلاب کا ریلا آگے بڑھنے سے ملتان مظفر گڑھ روڈ اور مظفر گڑھ خوشاب روڈ زیر آب آ گئی ہے۔ خان گڑھ شہر کو شدید خطرہ ہے۔ سندھ کا سیلاب راجن پور کی حدود میں داخل ہو گیا۔

○ سیلاب کے ملتان میں داخل ہونے کے خطرے سے ملتان شہر میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ ہوٹل خالی ہو گئے اور مسجدیں آباد ہو گئیں۔ کاروباری مراکز سنسان رہے۔ ڈسٹرکٹ جیل میں سے قیدیوں کو مختلف جیلوں میں منتقل کر دیا گیا۔ مریضوں کو ہسپتالوں کی بالائی منزلوں میں منتقل کر دیا گیا۔ لوگوں نے سامان چھتوں پر منتقل کر لیا۔ مختلف افواہوں نے شہریوں کو پریشان کر کے رکھ دیا۔

○ لاڑکانہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مقابلے میں ۵ ڈاکو ہلاک ہو گئے۔

○ عالمی بنک سے سیلاب کے نقصانات کے لئے ۶۰ کروڑ ڈالر کی ہنگامی امداد کی توقع ہے۔

○ ملکوال میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی آمد پر ہنگامہ ہو گیا۔ نعرے بازوں نے وزیر اعلیٰ کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ ہیلی کاپٹر پر پتھراؤ کیا۔

○ منگلا جھیل انسانی لاشوں سے بھری پڑی ہے اور بے حس انسان لاشوں کے ساتھ گھڑیاں، زیورات اور دیگر سامان لوٹنے میں مصروف ہیں ڈڈیال کے نواحی علاقوں اور منگلا ڈیم کے کنارے واقع دیہات میں یہ سلسلہ جاری ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ پنجاب میں جانی نقصان کے علاوہ سیلاب سے ۱۶ ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔

○ سیلاب کا ریلا گدو بیراج میں سے ابتدائی طور پر داخل ہو گیا ہے پہلے مرحلے پر پانی کا اخراج ۸ لاکھ کیوسک کے لگ بھگ ہے۔ سکھر کے نوے دیہات کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ گدو بیراج کے پمپنگ سٹیشن کو شدید خطرہ ہے۔ سکھر ایئر پورٹ کو بچانے کے لئے ہنگامی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ اگر ہیڈ پنجند سے پانی کی مقدار خطرے کی حد تک پہنچ گئی تو پانی کا ریلا کم کرنے کے لئے علی پور بند کو توڑا جائے گا۔

○ جھنگ سے تقریباً ۷ کلومیٹر دور بند میں شگاف ڈالنے کے تنازعے پر ایک پولیس کانسٹیبل سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے جبکہ ۶ افراد بری طرح زخمی ہو گئے زخمیوں میں احمد پور سیال تھانے کا انچارج اور نائب تحصیلدار شامل ہیں۔

○ صوبائی وزیر زراعت نے بتایا ہے کہ پنجاب میں سیلاب سے ڈیڑھ کروڑ ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ۹۷ ہزار ایکڑ چاول ساڑھے چھ لاکھ ایکڑ کپاس، ۲۴ ہزار ایکڑ گنا ۲۱ ہزار ایکڑ مکئی اور ۷ ہزار ایکڑ پر کھڑی سبزیوں کی فصل مکمل تباہ ہو گئی ہے۔ باقی رقبے پر موجود فصلوں کو جزوی نقصان ہوا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے سیلاب کے باعث اپنے جلسے ملتوی کر دئے ہیں اور جلسوں کے لئے مختص رقوم متاثرین کی بحالی اور امدادی کیمپ لگانے پر خرچ کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ حکومت کی طرف سے انکو ہیلی کاپٹر دینے سے انکار کرنے کے بعد اب انہوں نے ایک پرائیویٹ کمپنی "پیجنڈ" سے ہیلی کاپٹر کے حصول کے لئے رابطہ کر لیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے جھنگ کا فضائی جائزہ لینے کے بعد جھنگ اور گوجرانوالہ ڈویژن کے لئے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے وزیر اعظم نے یقین دلایا ہے کہ امدادی کاموں کے لئے فنڈز میں کمی نہیں آنے دی جائے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ قومی حکومت مسائل کا حل نہیں ہے انہوں نے الزام لگایا کہ سیلابوں کے نقصانات کی ذمہ دار حکومت ہے۔

○ آئی جے آئی بلوچستان میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ایک گروپ نے وزارت اعلیٰ کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی ہے اس گروپ کے ساتھ تعاون کے لئے جے یو آئی اور جمہوری وطن پارٹی راضی ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ اسلام کی چیمپئن حکومت نے خواتین پر سخت مظالم کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کوئی پیسہ لندن نہیں لایا میں اپنے کارکنوں کا دیا کھاتا ہوں الزام ثابت ہونے پر پھانسی چڑھنے کو تیار ہوں۔

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

شد نمبر ۱۔ عبد الغنی صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رشید احمد سیکرٹری مال چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد۔

دواخانہ حکیم نظام جان

قدیمی ○ مشہور آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

سلور لنک پریس

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیش کش

سلور لنک پریس

ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین۔ کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔

سلور لنک پریس ۲۱۔ دل محمد روڈ۔ لاہور

ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک۔ لاہور

پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ ——— فون: ۳۶۹۸۸۷

خصوصی رعائت

احباب جماعت کے لئے ڈش انٹینا مع

ریموٹ کنٹرول صرف -/۸,۸۰۰ میں۔ علاوہ ازیں کمپیوٹرز ۴۸۶ / ۸۰۳۸۶ پرنٹرز صرف -/۳۶۰۰ روپے میں۔

رابطہ: لبرا انٹرنیشنل

مکان نمبر ۲۰۴ گلی نمبر ۱۰ ۳/۸۔ F اسلام آباد

فون ۸۵۶۴۶۴ ۲۵۰۸۸۰

ٹیکسی کار کرایہ

ڈرائیور پیر ٹیکسی کار LHP 7531

FULLY LOADED LUXURY

فلی لوڈڈ لگژری کرایہ پر ہر وقت دستیاب ہے۔

چوہدری عبد المجید وڑائچ ایڈووکیٹ وڑائچ ٹاؤن۔ ربوہ

فون: ——— ۸۰۰

ڈرائیور ارجمند علی فوجی۔ رحمٰن کالونی ربوہ

پتہ